میسیڈونیا کے وفد کی ملاقات

میسیڈونیا سے 62 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آیا تھا۔ اس وفد میں 14 عیسائی دوست، 27 غیر احمدی مسلمان اور 21 احمدی احباب شامل تھے۔ حضور انور نے ان مہمانوں کا حال دریافت فرمایا۔

❁...... **حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کے جلسہ کے بارہ میں تأثرات کیا ہیں؟**

اس پر ایک مہمان (جو ٹیلیویژن کے صحافی ہیں) نے عرض کیا کہ وہ میسیڈونیا کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔

موصوف نے جلسہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو محبت، بھائی چارہ اور رواداری میں نے آپ کی جماعت میں دیکھی ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتی۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے اور ہر کام خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔

❁...... موصوف جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مشرق وسطیٰ سے، شام سے، **پاکستان اور افغانستان کے ممالک سے کئی ہزار مہاجرین یونان اور میسیڈونیا کے ممالک میں پہنچتے ہیں اور پھر یہاں سے ہوتے ہوئے آگے یورپ کے ممالک میں پہنچتے ہیں۔ تو کیا جو یہاں کے پارلیمنٹ ممبرز ہیں وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ یہاں پر آجائیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے ممبران بھی پہنچتے ہیں۔ جو مختلف ہیومن رائٹس کی آرگنائزیشن ہیں ان سے ہم رابطے کرتے ہیں اور اپنے ممبران کے لئے اپروچ (approach) کرتے رہتے ہیں۔ ان آرگنائزیشنز کو سب کی مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے پاس حکومت تو نہیں ہے۔ بعض حکومتی لیڈروں کو ہم اخلاقی طور پر توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ کسی پلیٹ فارم پر جا کر ان کے حقوق کے لئے لڑیں۔ ایسا پلیٹ فارم ہمارے پاس نہیں ہے۔

❁...... **اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور نے اپنے کل کے ایڈریس میں بتایا تھا کہ یورپ میں رہنے والے نوجوانوں کو یورپ کے کلچر میں مدغم نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے حضور کی کیا مراد ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ ہم نے ان سب کو اعلیٰ اسلامی اقدار کی طرف لانا ہے۔ اس لئے ہم کو ایسی حالتیں پیدا کرنی چاہئیں تا کہ دنیا کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ ہم نے دنیا کو بھی اور غیروں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں اس سے پہلے انٹیگریشن کے لئے کہتا رہتا ہوں۔ جس ملک میں جا کر رہنا ہے وہاں آباد ہونا ہے اور شہریت اختیار کرنی ہے تو پھر ضروری ہے کہ وہ اس ملک کی خدمت کرے۔ وہ اس ملک کا فرد ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ وفا کے ساتھ اس ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرے۔

❁...... **ایک مہمان نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل مسیح و مہدی کے آنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب وہ آئے تو اسے قبول کرنا اور اسے میرا سلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کی سلوں پر سے گزر کر جانا پڑے۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح و مہدی مبعوث ہوئے اور ہم نے ان کو قبول کیا۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں ہیں۔ آسمان سے کسی نے نہیں آنا تھا بلکہ مسلمانوں میں ہی کسی شخص نے مسیحؑ کی صفات کے ساتھ کھڑا ہونا تھا۔ آپ کا مثیل بن کر آنا تھا اور جس مسیحؑ نے آنا تھا اُس نے مہدیؑ بھی ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ پھر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی علامات اور نشانیاں بھی بتائیں۔ جن میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا بھی نشان تھا اور اسی طرح دوسری بہت سی نشانیاں تھیں۔ یہ سب پوری ہوتی دیکھیں تو ہم نے اس مسیح و مہدی کو مان لیا۔ جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ ابھی مسیح نہیں آیا اس نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔ وہ مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ وہ آچکا ہے اور اس کے آنے کے ساتھ وہ سارے نشانات اور علامات پوری ہوئیں جو اس کے آنے کے ساتھ وابستہ تھیں اور اس کی صداقت کے لئے بطور گواہ تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ قرآن کریم کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں ہے۔ آنے والے مسیح اور مہدیؑ نے قرآن کریم کے حکموں اور قرآن کریم کی تعلیمات کو ہی آگے چلانا ہے اور قرآن کریم کی شریعت پر ہی عمل کرنا ہے اور کروانا ہے۔

❁...... **ایک مہمان نے عرض کیا کہ** میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنے وسیع پیمانہ پر انتظام ہوگا۔ سارے انتظام بہت اعلیٰ تھے۔ جب بھی ہمیں کسی چیز کی ضرورت پڑی فوری مہیا کی گئی۔ ہم یہاں تین دن رہے۔ میں آپ کے سسٹم کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ آپ کا سارا انتظام ہی حیرت انگیز ہے۔

بعد ازاں موصوف نے سوال کیا کہ جماعت کی تعداد زیادہ کہاں ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا پاکستان میں زیادہ ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک میں بڑی تعداد ہے۔ غانا میں لاکھوں میں احمدی ہیں۔ خدا تعالیٰ جس کو توفیق دیتا ہے وہ قبول کرتا ہے۔ ہم ہر جگہ پیغام پہنچا رہے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کے دل کھولے اور لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو قبول کریں۔

❁...... **ایک مہمان نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جماعت کا سنٹر، کوئی مرکز کیوں نہیں ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیؑ کے آنے کی خبر دی تو آپؐ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ عربوں میں سے ہوگا۔ جب آپؐ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی آیت پڑھی تو ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ تو حضرت سلمان فارسی غیر عرب تھے۔ اس میں یہ پیشگوئی بھی تھی کہ آنے والا مسیح و مہدی عربوں میں سے نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے عربوں کو جو خلافت کی نعمت عطا کی تھی ان کے اعمال کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھن گئی۔ عربوں نے اس نعمت کو ضائع کر دیا اس لئے خدا تعالیٰ نے باہر کی قوم سے آنے والے مہدیؑ کو بھیجا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ممالک اس آنے والے مہدی کو قبول نہیں کرتے اور ہم احمدیوں کو غلط کہتے ہیں۔ ہم سے اس معاملہ میں بحث نہیں کرتے، بات نہیں کرتے بلکہ اپنے علماء کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ ان کے مولویوں نے قرآن کریم کی آیات اور امام مہدی کے آنے کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جو تشریح کی ہوئی ہے اسی پر چلتے ہیں۔ پاکستان اور پھر انڈونیشیا یہ مسلمان ممالک ہیں یہاں لاکھوں میں احمدیوں کی تعداد ہے۔ انڈونیشیا میں ایک بڑی تعداد ہے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ الٰہی جماعتیں پیغام پہنچاتی رہتی ہیں اور بڑھتی رہتی ہیں۔ ہمارا ایک عربی چینل MTA3 ہے۔ سارے پروگرام عربی زبان میں نشر ہوتے ہیں۔ ہر سال عرب ممالک سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁...... **ایک دوست نے سوال کیا کہ میں احمدی ہوں۔ پہلی دفعہ آیا ہوں۔ میسیڈونیا میں کافی مسائل ہیں۔ دعا کریں کہ میسیڈونیا میں احمدیت زیادہ پھیلے۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم تبلیغ بھی کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں اور باقی جہاں جہاں پابندیاں ہیں وہاں کوشش بھی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سکھلائی ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر صحیح راستہ ہے تو خدا تعالیٰ راہنمائی فرمائے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ میسیڈونیا کے احمدی لوگوں کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ حکومت کو یہ روکیں دور کرنے کی توفیق دے۔ کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کی راہ میں روکیں نہ ڈالی گئی ہوں۔ روکیں تو ہوتی ہیں لیکن دور ہو جاتی ہیں۔ آپ دعائیں کریں۔

❁...... **ایک مہمان نے عرض کیا کہ میرا سیاست سے تعلق ہے اگر مسائل ہیں تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہم یہ مسائل حل کریں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:** ایمانداری کا تقاضا ہے کہ ایمانداری کے ساتھ اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔

❁...... **ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ میں نے کل ہی بیعت کی ہے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوا ہوں۔ ہم احمدی گروپ کی شفاعت کون کرے گا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: شفاعت کا حق خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ احمدی، مسلمان ہیں۔ اگر ہم نیک ہیں۔ ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں جو قرآن کریم نے بتائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیان فرمایا اس پر عمل کر رہے ہیں تو پھر نیک عمل کر رہے ہیں تو یہ سب باتیں اور یہ نیک اعمال جنت کا وارث بناتے ہیں۔

باقی شفاعت کا حق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میں نے جو اعزاز بھی پایا ہے آپؐ کی غلامی میں پایا ہے۔ سب کچھ آپؐ سے ہی پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نہ کوئی مولوی شفاعت کر سکتا ہے، نہ خوجہ، نہ کوئی سیّد کسی کی شفاعت کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بتایا کرتے تھے کہ ایک پیر سیّد تھا۔ اس نے ایک عورت کو کہا کہ تم گناہ کر کے آئی ہو۔ میں سیّد ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے ہوں۔ میں تمہاری شفاعت کروں گا۔ اگر خدا نے تم سے

سوال کیا تو تم کہنا کہ میں ایک ایسے پیر کی مریدنی ہوں جو سیّد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں تو اس پر خدا تم کو جنّت میں داخل کر دے گا۔ جب میں آؤں گا تو خدا کو کہوں گا کہ میں سیّد ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہوں تو خدا مجھے بھی جانے دے گا۔ تو یہ ان کی باتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے کسی پیر کو، کسی خوجہ کو، کسی سیّد کو، کسی مولوی کو شفاعت کا حق نہیں دیا۔

حضور انور نے فرمایا: انسان کو اپنے اعمال کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور نیک اور صالح اعمال بجالانے چاہئیں اور اللہ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ آیت 256 میں اللہ تعالیٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو بھی شفاعت کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بڑے مخلص صحابی کے بیٹے بڑے سخت بیمار ہوئے اور تقریباً موت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی صحت کے لئے دعا کی کہ خدا تعالیٰ اس کو موت کے منہ سے واپس لے آئے۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا کہ اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو پھر میری شفاعت قبول فرمالے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ میرے اذن کے بغیر شفاعت کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اتنا شدّت سے الہام تھا کہ میں کانپ گیا اور خدا کے حضور بہت استغفار کیا۔ اس پر خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تمہیں اِذن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے اِذن سے آپ نے شفاعت کی تو اس لڑکے کو صحت ہو گئی اور وہ موت کے منہ سے واپس آیا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض معاملات میں جب اللہ تعالیٰ اِذن دیتا ہے تو اپنے دوسرے پیاروں کو بھی اِذن دے دیتا ہے تو وہ شفاعت کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط اللہ کا اِذن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس شفاعت کا اصل اِذن اور اجازت خدا تعالیٰ نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی کہ امّت کے لئے شفاعت کر سکے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جو قیامت کے دن شفاعت کرے گی اور کوئی نہیں۔

بعد ازاں اس سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا حضور انور کی باتیں میرے سینے میں اتر رہی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ میں ابھی رونے لگ جاؤں گا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت اقدس مسیح **موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھیں۔ آپ نے سوائے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، آپ کی تعلیمات اور آپ سے عشق کے علاوہ کوئی زائد بات نہیں کی اور یہی اصل ہے۔**

اللہ تعالیٰ ان کو مزید اخلاص اور تعلق میں بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

ایک احمدی بچی سیبیلا صاحبہ (Sibela) نے جلسہ سالانہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم تیار کی تھی۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران اردو میں مترنم آواز میں یہ نظم پیش کی نظم کا پہلا شعر یہ ہے۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والے ایک میاں بیوی Cikarski Jordan اور Lidija نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:**

ہم تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ اب ہم اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جلسہ کے ماحول نے ہمیں متاثر کیا ہے۔ یہاں محبت اور بھائی چارہ کا ماحول ہے۔ ہم بڑی خوشی کے ساتھ اگلے جلسہ میں شامل ہونا چاہیں گے۔ جب ہم نے خلیفہ کی تقاریر سنیں تو ہم پر بہت گہرا اثر ہوا اور خاص طور پر جس طریق سے وہ ہمیں سمجھانا چاہ رہے تھے وہ بہت اچھا طریق تھا۔

❁...... **ایک مہمان Goran Stamboliski (گوران ستم بولیسکی) نے کہا:** جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ خاص طور پر جلسہ کے مین ہال میں جو پروگرام ہوئے اس نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ سب انتظامات بہت اچھے طریق سے کئے گئے۔ جماعت کے افراد کے رویّہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر اپنے خلیفہ سے محبت کرتے ہیں، ان سے پیار کرتے ہیں۔ اس محبت اور عزت نے ہمیں حیران کر دیا اور یہ باتیں ہم اپنے سب جاننے والوں کو میسیڈونیا میں جا کر بتائیں گے۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Kiro Dimitrieusk (کیرودی متروسکی) نے کہا:** میں آپ کی جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متاثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے، جو مجھے یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہوا ہے (بینرز وغیرہ) وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ محبت دکھاتے ہیں، امن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان سب باتوں نے ہمارے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Idic Nejat (ایدچ نجات) نے کہا:** مجھ پر جلسہ کا بہت اثر ہوا ہے۔ جلسہ کی تقاریر بہت اچھی تھیں، جن کا خلاصہ امن اور دوسرے مذہب کا احترام، آپس میں محبت اور امن کا قیام ہے۔ یہ نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ محبت اور امن تمام لوگوں کے لئے دکھاتی ہے۔ یہ جماعت کسی سے نفرت نہیں کرتی۔ یہ جماعت تمام لوگوں کو محبت کی طرف لے کر جاتی ہے اور اسلامی تعلیم بھی یہ ہے کہ سب کا احترام کیا جائے۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والی ایک اور مہمان خاتون Julija Coneuska نے کہا:** حضور کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ جس طرح خلیفہ نے ہمارا استقبال کیا، اس نے مجھے بہت حیران کر دیا۔ میں حیران ہوئی کہ آپ کا علم کتنا وسیع ہے۔ آپ کو علم پر دسترس حاصل ہے۔ آپ کا وجود بہت پُر امن وجود ہے۔ خلیفہ میں یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ سب لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ ان کے ہر سوال کا جواب دینا اور جواب دینے کے لیے تیار رہنا اور سوالات بھی ایسے کہ ڈاکٹر بھی ان کے جوابات مشکل سے دے۔ خلیفہ نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا اور ہمیں پوری توجہ دی۔

موصوفہ نے کہا: میں سوشل ورکر کے طور پر کام کرتی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس جلسہ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن اس کے باوجود ان دنوں بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ ان دنوں بہت خوش ہوں۔ اس طرح کے پروگرام میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ اس جلسہ نے بہت اچھے اثرات چھوڑے ہیں۔ میں پہلی بار اس طرح کے تجربات سے گزری ہوں کہ سب کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں آپ کے بہت اچھے مستقبل کی خواہشات رکھتی ہوں۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Toni Ajtouski (ٹونی ایژوسکی) نے کہا:** میں ایک صحافی ہوں، مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ امسال جلسہ پر آیا ہوں۔ یہ میرے لیے ایک نیا تجربہ ہے۔ بطور صحافی میں مختلف پروگراموں میں شامل ہوا ہوں، لیکن یہ سب سے اچھا پروگرام تھا۔ بہت زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے۔ سب کچھ اچھے طریق سے آرگنائز کیا گیا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا کہ سب لوگ، خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب افراد میں برداشت ہے۔ مذاہب، قوم، زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے یہ بات میرے لیے سب سے اہم ہے۔

موصوف نے کہا کہ: آپ کا یہ پیغام کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بنی نوع کے آپس میں تعلقات کو قائم رکھ سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ انسانیت قائم رہ سکتی ہے۔ مجھے یہ ماٹو بہت پسند آیا ہے، آپ کی مستقبل میں کامیابی کا متمنّی ہوں۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والے وفد کے ایک اور مہمان Aki Akiov (آکی اکیوو) صاحب نے کہا:** اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری توقعات پوری ہوئیں اور اب میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

❁...... **میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان Sabina Ramadanova (سابینہ رمضانوا)** صاحبہ نے کہا: میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسے کا سب سے پہلا اثر جو مجھ پر ہوا ہے وہ جماعت کے ان کارکنان کا تھا جو وہاں کام کر رہے تھے۔ وہ ہر ایک کا دھیان رکھ رہے تھے۔ مہمانوں کی بہت اچھے طریق سے مہمان نوازی کی گئی۔

موصوفہ نے کہا: رہائش کے انتظامات اچھے تھے، لیکن رہائش جلسہ کی جگہ سے دُور تھی اور ہمیں کافی انتظار کرنا پڑا۔ اگر رہائش جلسہ کے قریب ہوتی تو ہم گرمی سے ہم اتنے بے حال نہ ہوتے اور تقاریر کو زیادہ دھیان سے سنتے اور زیادہ تھکے ہوئے نہ ہوتے کیونکہ ہال میں آنے کے بعد اس بات کی فکر ہوتی کہ فریش ہوں اور کچھ کھائیں پیئیں۔

نیز موصوفہ نے کہا: جو لوگ جلسہ پر پہلی بار آتے ہیں، ان کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہئے اور انہیں سب کچھ اچھی طرح بتایا جائے۔ وہ پہلے اسلام سے متعارف ہوں اور پھر انہیں مزید وضاحت کی جائے تا کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔

❁...... **میسیڈونیا کے وفد کے مہمان Dragan Georgiev (دراگان گے اور گے وِیو) نے بتایا:** میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ یہاں سب کچھ بہت شاندار تھا۔ بہت زیادہ تعداد میں لوگ موجود تھے۔ میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارہ میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔ جلسہ کا معیار بہت بلند تھا۔ اتنے زیادہ لوگوں کی سب ضروریات کا بروقت خیال رکھا گیا، کھانا، پلانا وغیرہ۔ اگر مجھے دوبارہ توفیق ملی تو جلسہ پر دوبارہ ضرور آؤں گا۔

❁...... **ایک اور مہمان Zaklina Anotzelkovi Panoska (الکینا یانوسکا انجیلوسکا) نے بتایا:** جلسہ کا انعقاد بہت اعلیٰ پیمانے پر تھا۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد سے بہت متاثر ہوں۔ حفاظت کا

انتظام بہت اعلیٰ تھا۔حضور کی تقاریر اور دیگر تقاریر بہت اچھی تھیں۔حضور سے ملاقات پر بہت مطمئن ہوں اور شکرگزار ہوں کہ حضور نے ہمیں موقع دیا اور اپنے وقت میں سے ہمیں کچھ دیا۔ بہت اچھی ملاقات تھی۔ یہ میرے لئے بہت عظیم الشان تجربہ تھا۔سب لوگ جو ملاقات میں موجود تھے حضور کے جوابات پر بہت مطمئن تھے اور حضور کی طرف سے عزت افزائی پر بہت مطمئن تھے۔

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Arben Fejzulai (اربن فے زولائی) نے کہا:

میں جلسہ پر پہلی بار شامل ہوا ہوں اور میرے لئے یہ سب کچھ نیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد خاکسار اپنے آپ کو علمی طور پر بہت بہتر محسوس کر رہا ہے۔ مجھے احمدیت کے بارہ میں زیادہ علم حاصل ہوا ہے اور تجربہ بھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس جماعت ہی کا حصہ ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور سب کی ضروریات کا خیال رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے۔

موصوف نے کہا: جب میں حضور کی تقاریر سن رہا تھا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ لوگ کیسے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔آج حضور سے ملاقات میں جو کچھ میں نے حضور سے سنا اس کے بارہ میں غور کروں گا کہ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ جو کچھ میں نے حضور سے سنا، مجھے بہت اچھا لگا۔ میرا پیغام جماعت کو یہ ہے کہ میرے ملک اور دیگر ممالک، جہاں ابھی جماعت قائم نہیں ہے، وہاں احمدیت کے مشنری بھجوائے جائیں جو وہاں کے لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے۔

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور مہمان Mone Jovanov (مونے یووانو) صاحب نے کہا:

میں جلسہ میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ بہت مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے، بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔ یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔جلسہ کا ماحول اس کی پلاننگ، اس کا انعقاد سب کچھ زبردست اور خوبصورت تھا۔ تقاریر علم سے پُر تھیں۔ جلسہ کا پیغام عالمی پیغام تھا کہ سب دنیا کے لئے بھلائی۔

حضور سے ملاقات بہت دلچسپ تھی۔سب کی باتیں اطمینان اور صبر سے سنیں اور ان کے جوابات دیئے۔ جتنے بھی سوالات ہوئے حضور انور نے ان کے جوابات دیئے۔ حضور سے جو ملاقات ہوئی وہ بہت اعلیٰ پایہ کی تھی۔

میسیڈونین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے اختتام پر وفد کے تمام ممبران کو قلم بھی عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔